12601 ـ اگر كوئى شخص نماز جمعہ كى تشہد ميں ملے تو كيا كرے ؟

سوال

اگر كوئى مسلمان شخص نماز جمعہ كى صرف تشہد ہى پائے تو اسے كيا كرنا چاہيے ؟
اور اگر كسى شخص كو نماز جمعہ كى ادائيگى سے روك ديا جائے يا پھر كسى ايسے سبب كى بنا پر وہ نماز جمعہ ادا نہ كر سكے جس كا باعث وہ خود نہيں، مثلا جس بس اور گاڑى پرسوار تھا وہ خراب ہو گئى تو كيا اس پر كوئى گناہ ہو گا ؟
كيا اسے جو اجروثواب اور دعاء كى قبوليت كے جو لحظات حاصل ہونا تھے وہ سب ضائع ہو جائيگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر امام كے ساتھ ايك ركعت ملے تو پھر نماز جمعہ حاصل ہو گى، اور ايك ركعت اس وقت ملے گى جب امام كے ساتھ ركوع سے قبل ملے اور ركوع حاصل كر لے، اور اگر وہ دوسرى ركعت ميں امام كے ساتھ ركوع سے قبل مل جائے تو اس نے نماز جمعہ پالى، تو اس وقت امام كے سلام پھيرنے كے بعد وہ اٹھ كر ايك ركعت ادا كر كے نماز جمعہ مكمل كرے گا.

ليكن اگر وہ امام كے ركوع سے اٹھنے كے بعد امام كے ساتھ ملتا ہے تو اس كى نماز جمعہ رہ جائيگى، اور اس طرح وہ ظہر كى نماز ادا كرے گا، اور امام كے سلام پھيرنے كے بعد اٹھ كر چار ركعت نماز ظہر ادا كرے گا نہ كہ نماز جمعہ، جمہور علماء كرام: امام مالك، امام شافعى، امام احمد رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے.

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 558).

ان كے دلائل يہ ہيں:

1 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے نماز كى ايك ركعت پالى اس نے نماز پالى "

صحيح بخارى حديث نمبر (580) صحيح مسلم حديث نمبر (607).

2 ـ نسائی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نماز جمعہ یا دوسری نماز کی ایك رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعات بھی ادا کر تو اس کی نماز مکمل ہو گئی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء (622) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر انسان کسی ایسے عذر کے باعث نماز میں شامل نہ ہو سکے جس کا باعث وہ خود نہیں بلکہ وہ غیر ارادی طور پر ہوا ہو مثلا جیسا سائل نے ذکر کیا کہ گاڑی خراب ہو جائے یا کوئی اور عذر مثلا نیند یا پھر بھول جانا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس پرکوئی گناہ ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم سے جو بھول چوك ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن گناہ اس میں ہے ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہو الاحزاب (5).

اور اس طرح کا شخص جان بوجھ کر عمدا نماز ضائع نہیں کرتا.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطاء، نسیان، اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (82) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر وہ اس حالت میں نماز کی ادائیگی کا عزم رکھتا کہ اگر عذر نہ ہوتا تو وہ ضرور نماز ادا کرتا، تو اسے مکمل اجروثواب حاصل ہوگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907).

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ غزوہ تبوك سے واپس آرہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا:

" بلا شبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہنے کے باوجود تمہارے ساتھ ہرگھاٹی اور وادی اور سفر

میں تمہارے ساتھ رہے، اور اجروثواب میں شریك ہوئے، انہیں بیماری نے روك لیا تھا "

صحیح مسلح حدیث نمبر (1911).

واللہ اعلم .